Date:

مغربی تہذیب کے بارے میں آج کے مسلم حلقوں میں کیا نقطہ نظر پائے جاتے ہیں؟ ان کی نشاندہی کر کے ان کا تجزیہ کریں۔

مغربی تہذیب جس کی بنیاد دراصل وحی کے انکار پر ہے اس کے نزدیک حق صرف وہ ہے جسے دیکھا، ناپا اور تولا جا سکے۔ اس تہذیب کے نزدیک زندگی صرف اس دنیا ہی کی زندگی ہے اس تہذیب کے نزدیک خدا مر چکا ہے اور انسان آزاد ہے۔ جبکہ مسلمانوں کی اپنی ایک تہذیب اور فکر ہے ان کا حق ہمارا باطل ہے اور ہمارا حق ان کا باطل ہے جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے لکم دینکم ولی دین ۔ لیکن یہ باہم متضاد ہے۔ مغربی تہذیب کے حوالے سے مسلم حلقوں میں تین نقطہ نظر پائے جاتے ہیں مغربی تہذیب کو رد کر دیا جائے۔ اسے قبول کر لیا جائے یا اس سے مفاہمت کر لی جائے۔

(1) مغربی تہذیب کے بارے میں مسلم حلقوں کے نقطہ نظر

مغربی تہذیب کے حوالے سے مسلم حلقوں میں تین نقطہ نظر پائے جاتے ہیں۔

(1) مغربی تہذیب کو رد کر دیا جائے

(2) اسے قبول کر لیا جائے

(3) مغربی تہذیب سے مفاہمت کر لی جائے

Date:

(1) • مغربی تہذیب کو رد کر دیا جائے

مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت یہ رائے رکھتی ہے کہ انہیں مغربی تہذیب کو رد کر دینا چاہیے۔ اس کے لیے جو دلائل دیے جاتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(1.1) مسلمانوں کی ایک مستقل فکر، مخصوص دین اور منفرد مذہب ہے

مسلمانوں کا ایک دین ہے منفرد فکر ہے مخصوص عقائد ہیں اور ایک خاص ورلڈ ویو ہے جو انہیں ایک امتیازی حیات عطا کرتا ہے ان مخصوص فکری اساسات کی بنیاد پر ان کا ایک خاص طرز زندگی تشکیل پاتا ہے اور ان کی اجتماعیت اور تہذیب و ثقافت کی عظیم الشان عمارت وجود میں آتی ہے اس لیے وہ دوسرے افراد اور قوموں سے الگ اپنا ایک منفرد مقام رکھتے ہیں نہ تو وہ کسی معاشرے میں ضم ہو سکتے ہیں اور نہ اس کے زیر تسلط رہ سکتے ہیں جس کا دین اور جس کا ورلڈ ویو اس سے متضاد ہو۔ یہی وہ فکر ہے جس کا اظہار اس حقیقت کی صورت میں ہوا کہ جاہلی معاشرے میں قیادت کی پیشکش ٹھکراتے ہوتے حضرت محمدؐ نے اسلامی معاشرے کی بنیاد رکھی۔ اسی حقیقت کا اظہار ماضی قریب برصغیر میں دو قومی نظریے کی تحریک کی صورت میں ہوا۔ برصغیر کے مسلمانوں اس کی بے انتہا حمایت کی اور اپنے لیے الگ ریاست کا وجود قائم کروایا۔ اسی تحریک کے قائداعظم نے ایک دفعہ کہا تھا۔

پاکستان کی بنیاد اسی دن رکھ دی گئی تھی جس دن پہلا ہندوستانی مسلمان ہوا تھا۔

CS CamScanner

1.2 • مسلمان ایک آزاد اور خودار تہذیب سے تعلق رکھتے ہیں

مسلمانوں کا یہ تنظر ہے کہ مغربی تہذیب کو رد کر دے جا یہ اس لیے بھی ہے کیوں اسلامی تہذیب مسلمانوں کو آزاد اور خود دار ہونے کا درس دیتی ہے اس کی تفسیر ہمیں علامہ اقبال کے ایک واقعے سے ملتی ہے۔

ایک دفعہ کسی نے خاکسار کے قائد علامہ مشرقی سے پوچھا کہ قرآن حکیم ہر سوال کا جواب موجود ہے لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ اگر مسلمان غلام ہو جائے تو وہ آزادی کیسے حاصل کریں؟ اس پر علامہ اقبال نے زہر خند سے کہا: غالباً اللہ تعالی کو معلوم نہیں کہ مسلمان غلام بھی بن سکتے ہیں۔

اسی وجہ سے اسلام میں ہجرت کا درس دیا گیا کہ اگر مسلمان کسی جگہ تسلط اور جبر کی وجہ سے عقائد کے مطابق زندگی نہیں گزار پا رہے تو وہ ہجرت کر سکتے ہیں۔

1.3 مسلم فکر و تہذیب دنیاوی ترقی اور کامیابی کی کلید ہے۔

مسلمانوں کا دین انہیں آخرت و دنیا دونوں میں کامیابی کی ضمانت دیتا ہے ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام کا مقصود صرف آخرت میں اللہ کی خوشنودی ہے انسان اللہ کا بندہ ہے اور صرف اس کے احکام ماننے سے ہے دنیا میں آتا ہے اسی طرح قرآن و سنت بھی یہ یقین

Date:

کرواتی ہے کہ اگر وہ اسلامی تعلیمات پر چلے گا تو دنیا آخرت دونوں میں کامیاب ہوگا۔ مسلمانوں کے پاس اپنا دین محفوظ ماضی سے معلوم ان کے پاس ہے اسلام کا سوانحی ریکارڈ محفوظ ہے لہذا مسلمان دوبارہ اٹھ سکتے ہیں لہذا وہ اپنے دین اور تہذیب سے جڑ جائے۔

1.04 اہل مغرب بھی ایک منفرد فکر اور مخصوص تہذیب رکھتے ہیں

جس طرح مسلمانوں کا ایک خاص ورلڈ ویو ہے اسی طرح مغرب کا بھی ایک خاص ورلڈ ویو ہے اور ان کی بھی ایک مخصوص فکر ہے مغربی تہذیب نے مذہب کو فرد کا ذاتی اور نجی مسئلہ قرار دے کر اسے اجتماعی زندگی سے نکال دیا (سیکولرزم) تو دوسری طرف فرد کو مکمل طور پر مادر پدر آزادی اور خود مختاری دے کر اسے خدا کے مقابلے میں مختار مطلق بنا دیا (ہیومنزم) اور دنیا ہی کی کامیابی کو ہدف نظر قرار دے دیا اور آخرت کے تصور کو بے معنی قرار دے دیا (میٹیریلزم) اور وحی کی برتری کا انکار کرتے ہوئے عقل کو معیار حق و باطل قرار دیا (امپیریسزم) اور عورت کو مکمل آزادی دے کر جنسی اباحت، عریانی، فحاشی اور زنا کاری کو رواج دیا خاندانی نظام کو برباد کیا (لبرلزم)

1.05 اسلامی اور مغربی تہذیب ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

اسلامی فکر و تہذیب	مغربی فکر و تہذیب

[illegible] اللہ کا بندہ ہے اور اپنے [illegible] اور اللہ کی خوشنودی [illegible] کا آخری ہدف ہے۔	انسان اپنا خدا خود ہے جو چاہے فیصلہ کر سکتا ہے
آخرت کو زندگی پر ترجیح دینا	ہر قیمت پر دنیاوی ترقی کی زندگی ہی سب کچھ ہے
دنیا کی محبت گناہوں کی جڑ ہے	مادہ پرستی اور دنیا سے محبت ترقی کی معراج ہے۔
رزق حلال، سادگی اور صلہ رحمی	ہر حال میں سرمائے کی بڑھوتری۔

قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق مسلمان اور یہود ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔

قرآن پاک میں مسلمانوں اور یہود کے بارے میں واضح تعلیمات ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ومن یتولھم منکم فانہ منھم ؕ

"تم میں سے جو انہیں دوست بنائے گا وہ انہی میں سے ہے"

ولن ترضی عنک الیھود ولا النصری حتی تتبع ملتھم ؕ

یہود اور عیسائی تم سے اس وقت تک راضی نہیں ہونگے جب تک تم ان کا دین نہ اختیار کر لو۔

اسی طرح حضرت عمر کو ایک دفعہ کہیں سے تورات مل گئی اور آپ نے انہیں مطالعہ کرتے ہوئے

Date:

تو آپ کو سخت ناگوار گزرا اور آپ نے فرمایا آج موسیٰ خود بھی ہوتے تو انہیں میری پیروی سے سوا چارہ نہ ہوتا

(1-B) مغربی تہذیب کو رد کرنے کے نقطہ نظر کا تجزیہ (Critical analysis)

(1-B-1) مغربی تہذیب سے رد کا مطلب تہذیبی اور سیاسی کشمکش اور مسلح جنگ نہیں

مسلمان بنیادی فکری تضادات کی وجہ سے مغربی تہذیب کو قبول نہیں کر سکتے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ مغربی تہذیب کے ساتھ کسی سیاسی سرد جنگ اور کشمکش میں الجھے بلکہ اس سے مراد ہے کہ وہ اپنے تصور حیات کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہتے۔ مسلمان چونکہ کمزور ہے مغلوب ہیں علمی و فکر لحاظ سے سیاسی لحاظ سے لہذا وہ تو مغرب کے خلاف کسی سرد مہری کا سوچ بھی نہیں سکتے لیکن یہ مغرب ہے علمی فوقیت، سیاسی حشمت اور اسلحی قوت کی بالادستی کی وجہ سے فرعون بنا ہوا اس کا موقف یہ ہے

چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے نہ چلے

(1-B-2) فکری اور تہذیبی استراد سے مقصود تحفظات ہے

جب جمہور مسلمان یہ موقف اختیار کرتے ہیں کہ وہ

Date:

مغرب کی تہذیب کو قبول نہیں کرنا چاہتے اس ہے وہ اپنی بنیاد میں منفرد اسلامی ہے ، وہ مسلمان اپنی زندگی گزارنے کے لیے اپنے اسلامی اصولوں پر عمل کرنا چاہتے ہیں انہیں اس سے مقصود مغربی کشمکش نہیں ، مغرب کو شکست دینا نہیں مغرب کو چیلنج کرنا نہیں بلکہ اپنے وجود کی حفاظت ہے اسلامی اصطلاح حفظ البیضہ کا یہی مطلب ہے کہ امت کا وجود باقی رہے امت باقی رہے اور امت کا وجود اسی وقت تک محفوظ رہ سکتا ہے جب وہ اپنے نظریہ حیات پر عمل کرے جب وہ اپنی فکری نظام سے مکمل طور پر وابستہ ہو جائے۔

(2) دوسرا نقطۂ نظر

مغربی تہذیب کو قبول کر لیا جائے

بعض مسلم دانشوروں کی رائے یہ ہے کہ مغربی تہذیب کو قبول کر لیا جائے اور ان کے دلائل درج ذیل ہے۔

(2.1) مغربی تہذیب کو اسلامی تہذیب سے برتری حاصل ہے۔

مغربی تہذیب کو قبول کرنے کا مشورہ دینے والوں کی ایک دلیل یہ ہے کہ مغربی تہذیب کی برتری کی حقیقت کو تسلیم کر لیا جائے لیکن کسی شے کو تسلیم کرنا اور اسے قبول کرنا اور اس کی پیروی کرنا امر دیگر ہے مثال کے طور پر جب نبی کریم ؐ پر وحی اتری آپ ؐ نے اسلام کا پرچار کیا تو آپ انتہائی کمزور فریق تھے اس کے مقابلے میں کفار مضبوط تھے اس حقیقت کو آپ ؐ خوب

Date:

تے کفار کا رواز اور زیادتی برداشت کرتے تھے لیکن ایک لمحے کے بھی آپ نے اپنا موقف نہیں چھوڑا۔ مغربی تہذیب کو قبول کرنے والے اس بات کے حامل ہے کہ وہ علم و تحقیق میں ان کی بنیش رفت، سائنس ٹیکنالوجی میں ان کا تفوق ان کا معاشی استحکام اور ان کی جنگلی قوت مسلمانوں سے بہت آگے ہے ہنداس حقائق کو تسلیم کر لیا جائے ان سے انکار صرف بزدلی اور حماقت ہے۔

(2-3) جن اصولوں کو اپنا کر مغرب نے ترقی کی وہ اسلامی ہے گویا مغربی تہذیب کو اپنانا اسلامی اصولوں کے مترادف ہے

مسلمانوں کے اندر یہ سوچ بھی کار رواں ہے کہ مغرب نے جو اصول اپنا کر دنیا میں ترقی کی ہے وہ اسلامی ہے اور ہم وہی اسلامی اصول یعنی مغربی تہذیب کو اپنا کر ترقی کر سکتے ہیں۔ جس طرح وہ ہر معاملات میں ایمانداری اور صبر استقامت سے کام لیتے ہیں اسلام بھی یہی سبق بتاتا ہے۔

(3) مغربی تہذیب کو قبول کر لیا جانے کا تجزیہ

(3.1) آخرت کی زندگی میں خسارہ اور تباہی

اگر مسلمان مغربی تہذیب کو قبول کرتے ہیں تو اس کے نتائج درج ذیل طریقوں سے نکلیں گے

1. خسں
2. مرعوبیت
3. مکمل پیروی

Date:

نہیں مسلمان اپنی تہذیب ہوتے ہوئے بھی مغرب کی تہذیب قبول کرے گا تو مطلب ہے کہ وہ مغرب کی تہذیب کو ان کی نظر سے دیکھ رہا جس میں اسے اس کی خرابیاں نہیں خوبیاں نظر آ رہی ہے۔

مرعوبیت:

ایک طرف مسلمان دیکھتا ہے کہ لوگوں کا پیٹ بھرنا کا بھی ہو رہا نہیں، سیاست دان ملک کو لوٹتے ہیں گورنمنٹ ملازم کام چور اور رشوت کھاتے ہیں اس کے مقابلے میں مغرب کی سہولتوں اور آسائشوں بھری زندگی وہاں کے لوگوں کی عزت اور نظم و ضبط تو وہ مرعوب ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں اسے مسلم تہذیب میں خرابیاں نظر آتی ہے بقول علامہ اقبال

> فردوس جو تیرا ہے کسی نے نہیں دیکھا
> افرنگ کا ہر قریہ ہے فردوس کی مانند

لیں زوال پذیر مسلم معاشرہ کا فرد مغربی تہذیب کی پیروی شروع کر دیتا ہے اور آخرت کی زندگی کے عذاب اور سزا کو بھی نظر انداز کر تا ہے۔

33 مغربی تہذیب کی برتری کو قبول (تسلیم) کر لیا جانے کا تجزیہ

مغربی تہذیب کو قبول کرنے والے مسلم دانشوروں کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ مغربی تہذیب کی برتری کو تسلیم کر لیا جائے لیکن یہاں یہ بات یاد رکھنے کہ تسلیم کرنے اور قبول میں فرق ہوتا ہم حضور پاک کی سیرت مبارکہ سے سبق حاصل کر سکتے ہیں کہ

جب آپ پر وحی نازل ہوئی اور آپ نے اسلام کی تبلیغ کا پرچار کیا تو آپ نہایت کمزور فریق تھے اس کے مقابلے میں کفار مضبوط فریق تھے اس حقیقت سے آپ خوب طرح واقف تھے کفار کا دباؤ برداشت کرتے تھے لیکن ایک لمحے کے لیے بھی آپ ان سے مرعوب نہیں ہوئے اور کبھی ان کی پیروی کا نہیں سوچا۔

سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کے بغیر دنیاوی کامیابی ممکن نہیں کا تجزیہ

مسلم دانشوروں کا یہ دلائل ہے کہ مغرب کی ترقی کی سائنس و ٹیکنالوجی ہے لہذا مسلمان بھی اگر ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ناگزیر ہے کہ وہ بھی سائنس اور ٹیکنالوجی میں پیش رفت ہو اور سائنس و ٹیکنالوجی کی قیادت چونکہ اس وقت مغرب کے ہاتھ میں ہے لہذا مسلمان مجبور ہیں کہ وہ مغرب کی پیروی کریں۔

لیکن یہ مفروضہ بھی غلط تصورات اور غلط فہمیوں کا پلندہ ہے اور اس کے کئی اجزا ہیں۔

مسلمان ایک ہزار سال تک دنیا کی سپر پاور رہے ہیں جب ان کی تہذیب تمام تہذیبوں کی بالا دستی تھی اور وہ علم و تحقیق اور سائنس ٹیکنالوجی سمیت سیاسی سماجی معاشرتی اور دفاعی ہر میں ہر شعبے حیات میں ساری دنیا سے آگے تھے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان کی تہذیب

Date:

کی اس وقت صرف سائنس اور ٹیکنالوجی پر نہیں تھی۔

3۔ مغربی تہذیب کی ترقی اسلامی اصولوں پر مبنی ہونے کا تجزیہ

جو مسلم دانشور اس دلائل کے حق میں ہے کہ مغربی تہذیب کی ترقی کے ضامن اسلامی اصول ہے لہذا جو شخص مغربی تہذیب کو اپنانے گا وہ اصل میں اسلامی اصولوں کی پیروی کرے گا لیکن اس کے بارے میں ہماری حتمی رائے یہ ہے کہ جو شخص بھی اس کے حق میں وہ

1. یا تو اسلام کو نہیں سمجھتا
2. یا مغربی تہذیب کو نہیں سمجھتا
3. یا ان دونوں کو ہی نہیں سمجھتا

اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان اسلامی اصولوں کو عمل کرتے ہوئے بھی مغربی تہذیب کے مطابق زندگی گزار سکتا ہے اس کا فہم اسلام ناقص ہے جیسا کہ اقبال نے کہا ہے

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

تیسرا رویہ

مغربی تہذیب سے مفاہمت کر لی جائے

جو مسلم دانشور اس رائے کے حق میں ہے کہ مغربی

تہذیب سے مفاہمت کر لی جائے ان کے دلائل درج ذیل ہے۔

- اگر اہل مغرب سے ہمارے اختلافات ہیں تو ان سے گفتگو اور ڈائیلاگ کے ذریعے حل کیا جائے تاکہ دونوں تہذیبوں میں مفاہمت پروان چڑھے اور بہتر طریقے سے اختلافات حل ہو سکیں۔

- مسلمان بنیادی طور پر داعی ہے اس لحاظ سے اہل مغرب اپنی گمراہیوں اور خرابیوں کے باوجود ہمارے لیے امن دعوت کی حیثیت رکھتے ہیں اور ظاہر ہے دعوت پہنچانے کا یہ اہم کام امن و سکون اور مفاہمت کے ماحول میں ہی انجام پا سکتا ہے۔

- اگر اہل مغرب ہم سے نفرت اور دشمنی کا رویہ رکھتے بھی تو اسلام نے ہمیں اخلاق کریمانہ کا درس دیا ہے لہذا ہم اپنے اخوت کے جذبے سے ان کی دشمنی کو دوستی میں بدل سکتے ہیں جیسا کہ ماضی میں صوفیائے کرام کا طریقہ رہا ہے۔

مغربی تہذیب سے مفاہمت کر لی جائے کا تجزیہ

(1) مغرب کے ساتھ مفاہمت کے حق میں یا اس کے خلاف رائے نہیں دی جا سکتی جب تک یہ طے نہ کر لیا جائے کہ وہ مفاہمت کا صحیح تصور اپنا رہے یا غلط۔ اس میں فریقین کی حیثیت مساوی ہونی چاہیے اور فریقین اپنی آزاد مرضی سے مفاہمت کریں۔ کوئی فریق اپنی تہذیب کے اصول کو نہ چھوڑے، کوئی فریق دب کر مفاہمت نہ کریں۔ اور مفاہمت کے دوران عدل و انصاف لازم ہونا چاہیے۔

Date

۵) اسلام مفاہمت کا حامی ہے

حضرت علی اور امیر معاویہ (مفاہمت کی کوشش) کا واقعہ

حضرت علی قانونی اور آئینی قانونی طور پر منتخب شدہ حکومت کے سربراہ تھے لیکن حضرت معاویہ جو کہ شام کے گورنر جنرل ہونے کی حیثیت سے ان کی اطاعت قبول نہ کی اور ان کے خلاف بغاوت کی۔ اس کے باوجود حضرت علی نے بھرپور ڈائیلاگ اور مفاہمت کی کوشش کی لیکن سربراہ ہونے کی حیثیت سے امن و امان قائم رکھنے کے لیے انہوں نے جنگ کا سہارا لیا۔

حاصل کلام

زیر بحث سے پتہ لگتا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان مغربی تہذیب کے بارے میں تین راستے ہیں یا تو اسے رد کر دیا جائے، یا قبول کر لیا یا مفاہمت کا نمونہ کی جائے۔ کیونکہ مسلمانوں کی اپنی مکمل ضابطہ حیات تہذیب ہے اس لیے ہم کا مؤقف ہے کہ ہمیں کبھی بھی مغربی تہذیب کو نہیں دیکھنا چاہیے جو ان کے بقا کے لیے قربانی کا ذریعہ ہے۔

مغرب اور اسلام کا تعلق از ڈاکٹر امین۔